از عدالتِ عظمیٰ

عبد القادر (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے

بنام

شریمتی میمونا خاتون (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 14 فروری، 1996

[کے راماسوامی اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

کسٹڈیئن آف ایواکیو پراپرٹی ایکٹ، 1950 / یو۔ پی۔ زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ:

دفعہ J-240 / 7-انخلا کی جائیداد قرار دی گئی جائیداد-اس کے بعد اپیل کنندہ کے ذریعہ خرید اگیا- استحکام کی کارروائیاں-اپیل کنندہ جو قبضہ مخالفانہ میں ہونے کا دعوی کرتا ہے اور ایک کھاتہ میں سردار اور دوسرے کھاتہ میں بھومیدار کے طور پر درج ہونے کا حقدار ہے- کنسولیڈیشن آفیسر اور سیٹلمنٹ آفیسر نے دعوے کو برقرار رکھا—ڈپٹی ڈائریکٹر نے اس نتیجے کو الٹتے ہوئے کہا کہ اپیل کنندہ قبضہ مخالفانہ میں نہیں تھا-ڈویژن بنچ نے ڈپٹی ڈائریکٹر کے نقطہ نظر کو برقرار رکھتے ہوئے کہا کہ چونکہ مدعا علیہ کو یوپی زمیندار خاتمے کے قانون کے تحت کارروائی میں شامل نہیں کیا گیا تھا، اس لیے دعوی کا تصفیہ اسے پابند نہیں کرتا تھا اور وہ اشتمال کے فوائد کی حقدار تھی-اپیل پر قرار پایا کہ، جہاں تک قبضہ مخالفانہ کا تعلق ہے، یہ ڈویژن بینچ کی طرف سے برقرار رکھی گئی حقیقت کا نتیجہ ہے اور اس میں مداخلت نہیں کی جا سکتی-معاوضے کا دستخط شدہ و مہر بند بیان صرف زمین کے مالک اور ریاست کے درمیان حتمی ہے- آدھواسی کے کارروائی میں فریق ہونے کی عدم موجودگی میں، درج کردہ کوئی بھی نتیجہ ادھواسی کو پابند نہیں کرے گا۔

اودھیش سنگھ بنام بیکارم اہیر، اے آئی آر (1975) الہ آباد 324، موجودہ کیس پر لاگو نہیں ہوا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 547-548، سال 1976۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایس۔ اے نمبر 1038 اور 1205، سال 1969 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 30.7.73 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے وی جے فرانسس۔

جواب دہندگان کے لیے مسز رانی چھابرا، (این پی) اور مس رچن گپتا اور آئی پی سنگھ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

تین دہائیوں کی قانونی چارہ جوئی کے بعد اس مقدمے کی پیچیدہ تاریخ ختم ہو رہی ہے۔ 21 مئی 1956 کو شریمتی شاہدہ خاتون کے ایک تہائی حصے کو انخلا قرار دیا گیا۔ کسٹڈیئن آف ایواکیو پراپرٹی ایکٹ، 1950 کے تحت شروع کی گئی کارروائی میں، دفعہ 7 اعلامیے کے تحت، اسے انخلا کی جائیداد کے طور پر درج کیا گیا تھا اور اس کے بعد اپیل کنندہ نے اسے خرید لیا تھا۔ اشتمال ایکٹ کے تحت اشتمال کی کارروائی میں مدعا علیہ کی طرف سے اعتراضات دائر کیے گئے۔ اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ اس کے پاس قبضہ مخالفانہ تھا اور اس لیے وہ ایک کھاتہ میں سردار اور دوسرے کھاتہ میں بھومیدار کے طور پر درج ہونے کا حقدار ہے۔ اگرچہ کنسولیڈیشن آفیسر اور اپیل پر سیٹلمنٹ آفیسر نے اس نتیجے کو برقرار رکھا، لیکن نظر ثانی میں ڈپٹی ڈائریکٹر نے اس نتیجے کو پریشان کیا اور کہا کہ اپیل قبضہ مخالفانہ میں کوئی منفی چیز نہیں تھی۔ یہ حکم 18 نومبر 1965 کو دیا گیا۔ اس حکم پر سوال اٹھاتے ہوئے اپیل کنندہ نے ایک رٹ پٹیشن دائر کی تھی۔ مدعا علیہ نے ڈپٹی ڈائریکٹر کے حکم کے ایک حصے کے خلاف ایک اور رٹ پٹیشن بھی دائر کی جس میں کھاتہ نمبر 90 کے حوالے سے یہ قرار دیا گیا کہ وہ اس استقراریہ کی حقدار نہیں ہے کہ وہ سردار ہے۔ دونوں رٹ درخواستیں خارج کر دی گئیں۔ جب خصوصی اپیل دائر کی گئی تو ڈویژن بنچ نے سنگل جج کے اس نتیجے کو الٹتے ہوئے کہ اپیل کنندہ کے پاس منفی قبضہ تھا، اس نتیجے پر پہنچا کہ وہ قبضہ مخالفانہ میں نہیں تھا جیسا کہ ڈپٹی ڈائریکٹر نے درج کیا ہے۔ کھاتہ نمبر 90 میں م کے حوالے سے نتیجہ اخذ کرنے پر، یہ قرار پایا کہ چونکہ مدعا علیہ کو یوپی زمیندار، خاتمے کے قانون کی کارروائی میں شامل نہیں کیا گیا تھا، اس لیے کیا گیا دعوی تصفیہ، اسے سردار کے طور پر قبضے میں رکھنے کا پابند نہیں کرتا تھا اور اسی کے مطابق، وہ اشتمال کے فوائد کی حقدار تھی۔ اس طرح خصوصی اپیل نمبر 1038، سال 1969 وغیرہ میں 30 جولائی 1974 کے ڈویژن بینچ کے حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ کے وکیل، شری فرانسس نے دلیل دی کہ عدالت عالیہ اور ڈپٹی ڈائریکٹر اس نتیجے کو ریکارڈ کرنے میں درست نہیں تھے کہ اپیل کنندہ ان کے ذریعہ نقل مکانی کی جائیداد کے محافظ کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی طرف سے شروع کی گئی کارروائی اور اس کی فروخت کے پیش نظر قبضہ مخالفانہ میں نہیں تھا۔ یہ سوال کہ آیا اپیل کنندہ قبضہ مخالفانہ میں ہے، ڈپٹی ڈائریکٹر کے ذریعے درج کردہ حقائق کا نتیجہ ہے جسے ڈویژن بنچ نے برقرار رکھا ہے۔ ان حالات میں ہم اس اپیل میں پہلی بار سوال میں نہیں جاسکتے۔ 1. بیگھا 9 بسواس سے متعلق کھاتہ نمبر 218 کے حوالے سے، یہ حقیقت کی تلاش ہونے کی وجہ سے، ہم اس میں مداخلت نہیں کرسکتے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اودھیش سنگھ بنام بیکرما اہیر، اے آئی آر (1975) الہ آباد 324 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے فل بینچ کے فیصلے کے پیش نظر، اپیل کنندہ دوسرے نکتے پر راحت کا حقدار ہے، جیسا کہ فل بینچ کے ذریعے درج کردہ نتیجہ نمبر 1 کے پیش نظر۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دلیل مکمل طور پر درست نہیں ہے۔ اسے نقطہ نمبر 2 کے نتیجے کے ساتھ مل کر پڑھا جانا چاہیے جسے 5 ججوں کی بڑی بنچ کہا جاتا ہے۔ مکمل بنچ نے اس طرح درج کیا:

"دفعہ 240J، یوپی زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ کے تحت معاوضے کے بیان کی حتمی حیثیت زمین کے مالک کے حقوق و تعلق کو ختم کردیتی ہے اور زمین کے مالک کو یک جدی یا علیحدہ کارروائی میں یہ ظاہر کرنے سے روک دیا جاتا ہے کہ زمین کسی آدھواسی کے پاس نہیں ہے، سوائے ان معاملات کے جہاں ایکٹ کی توضیعات پر عمل نہیں کیا گیا ہے یا جہاں عدالتی طریقہ کار کے بنیادی اصولوں کو نظر انداز کرتے ہوئے معاوضے کا بیان تیار کیا گیا ہے (کٹیکارا چنتامنی ڈورا بنام گوتریڈی انامانیڈو، اے آئی آر 1974 سپریم کورٹ 1069)۔ اگر ایکٹ کے تقاضوں کی تعمیل نہیں کی گئی ہے یا عدالتی طریقہ کار کے بنیادی اصولوں کو نظر انداز کیا گیا ہے، تو ایکٹ کی دفعہ 240J(2) کے تحت معاوضہ افسر کے دستخط شدہ اور مہر بند معاوضے کے بیان پر یک جدی کی کارروائی میں اعتراض کیا جاسکتا ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 240J(2) کے تحت دستخط شدہ اور مہر بند معاوضہ بیان اکیلے زمین کے مالک اور ریاست کے درمیان حتمی ہے۔

زمین کا مالک جس کے خلاف معاوضے کا بیان حتمی ہو گیا ہے اور جس نے معاوضہ حاصل کیا ہے اسے زیر بحث زمین کے سلسلے میں اپنے حقوق کو دوبارہ حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اگرچہ نتیجہ نمبر (1) پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ یوپی زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ کی دفعہ 240J کے تحت معاوضے کے بیان کی حتمی حیثیت زمین کے مالک کے حقوق و تعلق کو ختم کر دیتی ہے اور زمین کے مالک کو یک جدی یا علیحدہ کارروائی میں یہ ظاہر کرنے سے روک دیا جاتا ہے کہ زمین کسی آدھواسی کے پاس نہیں ہے، سوائے ان معاملات کے جو بعد میں شمار کیے گئے ہیں۔ معاوضے کا بیان جیسا کہ نقطہ نمبر 2 میں پایا جاتا ہے جس پر دفعہ 240J کے تحت دستخط اور مہر لگائی گئی ہے، صرف زمین کے مالک اور ریاست کے درمیان حتمی ہے۔ ادھواسی کے ان کارروائیوں میں فریق ہونے کی عدم موجودگی میں، درج کردہ کوئی بھی نتیجہ ادھواسی کو پابند نہیں کرے گا۔ لہذا عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ آدھواسی ایکٹ کے تحت تسلیم کیے جانے کے حقدار ہیں۔ یہ نتیجہ ہونے کی وجہ سے، اگرچہ نقطہ نمبر 1 پر اپیل کنندہ کے پاس مقدمہ ہو سکتا ہے، نقطہ نمبر 2 پر، اسے راحت نہیں مل سکتی۔

اس کے مطابق اپیلیں خارج کر دی جاتی ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document